

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو ستانوے

پیغمبرانہ انکشاف: مکاشفہ کے بیانیے میں مسیح کا دوسرا اجتماع اور اسلام کا اخروی کردار

Jeff Pippenger

2024-04-29

ہم اب یہ پہچان رہے ہیں کہ ان واقعات میں سے ایک، جن کی نمائندگی سات گرج کرتے ہیں، مسیح کا اپنے لوگوں کو دوسری بار جمع کرنے کا کام ہے، جسے اُس نے جولائی 2023 میں شروع کیا۔ میلراٹ تاریخ اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ یہ کام اسلام کی جنگ کو پیغام کے پس منظر کے طور پر رکھتے ہوئے انجام پاتا ہے۔

یہ پیغام یسوع مسیح کا مکاشفہ ہے، جس کی مہر مہلت ختم ہونے سے ٹھیک پہلے کھولی جاتی ہے، لیکن وہ پیغام تیسری مصیبت کے پیغام کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے (یعنی اسے تیسری مصیبت کے پیغام کے تناظر میں رکھا جاتا ہے)۔ ٹھیک اسی وقت جب خداوند سن 1849 میں دوسری بار اپنا ہاتھ بڑھا رہا تھا، بہن واٹ غصے سے بھری قوموں کی ہلچل پر تبصرہ کر رہی تھیں، جو اسلام کی علامت ہے۔

16 دسمبر 1848 کو، خداوند نے مجھے آسمانوں کی قوتوں کے ہلائے جانے کا منظر دکھایا۔ میں نے دیکھا کہ جب خداوند نے متی، مرقس اور لوقا میں درج نشانیاں دیتے ہوئے 'آسمان' کہا تو اس سے مراد آسمان ہی تھی، اور جب اس نے 'زمین' کہا تو اس سے مراد زمین تھی۔ آسمان کی قوتیں سورج، چاند اور ستارے ہیں۔ وہ آسمانوں میں حکومت کرتے ہیں۔ زمین کی قوتیں وہ ہیں جو زمین پر حکومت کرتی ہیں۔ خدا کی آواز سے آسمان کی قوتیں ہلا دی جائیں گی۔ تب سورج، چاند اور ستارے اپنی جگہوں سے ہٹا دیے جائیں گے۔ وہ فنا نہیں ہوں گے بلکہ خدا کی آواز سے ہلا دیے جائیں گے۔

سیاہ، بھاری بادل ابھرے اور آپس میں ٹکرائے۔ فضا چیر کر پیچھے ہٹ گئی؛ پھر ہم جبار میں موجود کھلے خلا سے اوپر دیکھ سکتے تھے، جہاں سے خدا کی آواز آئی۔ مقدس شہر اسی کھلے خلا سے نیچے اترے گا۔ میں نے دیکھا کہ زمین کی قوتیں اب ہلائی جا رہی ہیں اور واقعات ترتیب وار آ رہے ہیں۔ جنگ اور جنگوں کی افواہیں، تلوار، قحط اور وبا سب سے پہلے زمین کی قوتوں کو ہلائیں گے؛ پھر خدا کی آواز سورج، چاند اور ستاروں کو، اور اس زمین کو بھی، ہلا دے گی۔ میں نے دیکھا کہ یورپ میں قوتوں کا ہلنا، جیسا کہ بعض سکھاتے ہیں، آسمانی قوتوں کا ہلنا نہیں ہے، بلکہ یہ غضب ناک قوموں کا ہلنا ہے۔ ابتدائی تحریریں، 41۔

مورخین تصدیق کرتے ہیں کہ 1848 میں یورپ کی قوموں کو ہلا ڈالنے والی قوت اسلام کی فوجوں کی سرگرمیاں تھیں، کیونکہ نبوتی طور پر انہیں ایسی طاقت کی علامت قرار دیا گیا ہے جو قوموں کو غضبناک کرتی ہے۔ 1840 سے 1844 کے دور میں جب خداوند نے دوسری بار اپنا ہاتھ دراز کیا، اس کی پہلی گواہی یہ تھی کہ آدھی رات کی پکار کا پیغام ایکسیٹر کیمپ میٹنگ میں پہنچا۔ وہاں سے 22 اکتوبر 1844 تک یہ پیغام سمندری طغیانی کی مانند ریاستہائے متحدہ کے مشرقی ساحلی خطے میں پھیل گیا۔ اس تحریک کی مثال مسیح کے یروشلم میں فاتحانہ داخلے سے دی گئی تھی، اور مسیح کو یروشلم میں لے جانے والا ایک گدھا تھا۔

نصف شب کی پکار کا پیغام، مکاشفہ یسوع مسیح کے پورے نبوی پیغام کی نمائندگی کرتا ہے، لیکن اس مکاشفہ کو 'تیسری ہائے' کے اسلام کے تناظر میں رکھا گیا ہے، جو قوموں کو غضبناک کر رہا ہے، کیونکہ یہی اسلام ہے جو اس پیغام کو اٹھائے ہوئے ہے جو یسوع مسیح کا مکاشفہ ہے۔ یسوع یہوداہ کے قبیلے کا شیرے، اور وہ 'گدھے' کے پیغام کے ساتھ وابستہ ہے۔

یہوداہ، تو وہ ہے جس کی تیرے بھائی تعریف کریں گے؛ تیرا ہاتھ تیرے دشمنوں کی گردن پر ہوگا؛ تیرے باپ کے بیٹے تیرے آگے جھکیں گے۔ یہوداہ شیر کا بچہ ہے؛ اے میرے بیٹے، تو شکار سے اوپر اٹھ آیا ہے؛ وہ جھک گیا، وہ شیر کی طرح بیٹھ گیا، اور بوڑھے شیر کی مانند؛ کون اسے جگائے گا؟ حکومت کا عصا یہوداہ سے جدا نہ ہوگا، اور نہ اس کے پاؤں کے درمیان سے قانون دینے والا، جب تک شیلوہ نہ آئے؛ اور قومیں اس کے گرد جمع ہوں گی۔ اس نے اپنے گدھے کے بچے کو تاک کے ساتھ، اور اپنی گدھی کے بچے کو چنیدہ تاک کے ساتھ باندھا؛ اس نے اپنی پوشاک کو مے میں، اور اپنے کپڑوں کو انگور کے خون میں دھویا؛ اس کی آنکھیں مے سے سرخ ہوں گی، اور اس کے دانت دودھ کی مانند سفید ہوں گے۔ پیدائش 12-49:8۔

یہوداہ ہی کے وسیلے سے "لوگوں کا جمع ہونا" پورا ہوتا ہے۔ مسیح، یہوداہ کے طور پر، "تاک" بھی ہے، اور "چنی ہوئی تاک" "گدھے کے بچے" کے ساتھ باندھی ہوئی ہے۔ اُس کے "لباس" "شراب" میں دھوئے گئے ہیں، جو "انگور کا خون" تھا۔ مسیح نے اپنا خون گتسمنی میں بہانا شروع کیا، جب اُس نے خون پسینہ بہایا، اور گتسمنی کا مطلب "زیتون کا کولہو" ہے۔ گتسمنی سے لے کر صلیب تک اُس نے اپنا قیمتی خون بہایا تاکہ سب انسانوں کو اپنی طرف جمع کرے۔

اب اس دنیا کی عدالت ہے؛ اب اس دنیا کے سردار کو باہر نکالا جائے گا۔ اور میں، اگر زمین سے بلند کیا جاؤں، تو سب کو اپنی طرف کھینچ لوں گا۔ یہ اس نے اس موت کی طرف اشارہ کر کے کہا جس سے وہ مرے گا۔ یوحنا 12:31-33۔

مسیح کا تمام انسانوں کو اپنی طرف کھینچنے کا کام دو مرحلوں پر مشتمل ہے، کیونکہ وہ پہلے "اسرائیل کے مطرودین" کو جمع کرتا ہے، اور پھر انہیں ایک نشان بنا کر اپنے دوسرے گئے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

میں اچھا چرواہا ہوں، اور اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں، اور میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں۔ جس طرح باپ مجھے جانتا ہے، اسی طرح میں باپ کو جانتا ہوں؛ اور میں بھیڑوں کے لیے اپنی جان دیتا ہوں۔ میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس باڑے کی نہیں؛ انہیں بھی مجھے لانا ہے، اور وہ میری آواز سنیں گی؛ اور ایک ہی باڑا ہوگا، اور ایک ہی چرواہا۔ یوحنا 10:14-16۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار وہ "بھیڑیں" ہیں جو اُسے جانتی ہیں۔ "دیگر بھیڑیں" اس کا گلہ ہیں جو جب وہ علم کو دیکھتی اور سنتی ہیں تو بابل سے نکل آتی ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنا علم بلند کرے، جو کہ اس کی بھیڑیں ہیں، وہ پہلے انہیں دوسری بار جمع کرتا ہے۔ مقدس تاریخ کا وہ سلسلہ دانی ایل باب گیارہ کی آیات تیرہ تا پندرہ کے ساتھ ہم آہنگ ہے، اور یوں آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ کے ساتھ بھی مطابقت رکھتا ہے۔ یہ حقیقی پروٹسٹنٹ سینگ کی لکیر کی نمائندگی کرتا ہے جو مرتد پروٹسٹنٹ سینگ کی تاریخ، مرتد ریپبلکن سینگ اور صور کی فاحشہ کی آمد کے اندر چلتی ہے، بالکل آیت اکتالیس کے اتوار کے قانون سے ذرا پہلے۔ حقیقی پروٹسٹنٹ سینگ کی یہ لکیر اُس تاریخ اور اُس پیغام دونوں کی نمائندگی کرتی ہے جس میں ایک لاکھ چوالیس ہزار مہر بند کیے جاتے ہیں۔

"منبوذان اسرائیل" ایک ایسی صف کی نمائندگی کرتے ہیں جو "ٹھٹھا کرنے والوں کی جماعت" کے برعکس ہے، جیسا کہ یرمیاہ انہیں شناخت کرتا ہے، یا "شیطان کا کنیسہ" جیسا کہ یوحنا انہیں مکاشفہ کے باب دو اور تین میں شناخت کرتا ہے، جہاں اسمیرنہ اور فلادلفیہ کی کلیسیاؤں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ فلادلفیہ کے لوگ مکاشفہ باب سات کے "ایک لاکھ چوالیس ہزار" کی نمائندگی کرتے ہیں، اور اسمیرنہ اسی باب کی "بڑی بھیڑ" ہے جسے شمار نہیں کیا جا سکتا۔ آخری دنوں میں چھڑائے گئے دو طبقے اُن لوگوں سے نزاع میں ہیں جو جھوٹ بولتے ہیں، اور جو شیطان کے کنیسے میں ہیں، اور دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ خدا کے لوگ ہیں، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ وہ یہودی ہیں۔

سچے پروٹسٹنٹ کے سینگ کا سلسلہ اس تنازع پر مشتمل ہے جو خود اُن کے اور سابق عہد کے لوگوں کے درمیان موجود ہے، جنہیں پھر نظر انداز کیا جا رہا ہوتا ہے۔ اسی تاریخ میں اہل ایمان کا مرتد پروٹسٹنٹ ازم اور کیتھولک ازم کے سلسلے کے ساتھ بھی تنازع ہوتا ہے۔ یہ تین مذہبی اکائیاں سچے پروٹسٹنٹ کے سینگ کے اسی سلسلے کے اندر چھوٹے پیمانے پر اژدہا، درندہ اور جھوٹے نبی کی نمائندگی کرتی ہیں۔

میں نے دیکھا کہ نام نہاد کلیسیا اور نام نہاد ایڈونٹسٹ، یہوداہ کی مانند، ہمیں کیتھولکوں کے حوالے کر دیں گے تاکہ سچائی کے خلاف آنے کے لیے ان کا اثر و رسوخ حاصل کریں۔ تب مقدسین ایک گمنام سے لوگ ہوں گے، کیتھولکوں میں کم ہی جانے پہچانے ہوں گے؛ لیکن وہ کلیسائیں اور نام نہاد ایڈونٹسٹ جو ہمارے ایمان اور رسوم سے واقف ہیں (کیونکہ وہ سبت کی وجہ سے ہم سے نفرت کرتے تھے، اسے وہ رد نہیں کر سکتے تھے) مقدسین سے غداری کریں گے اور ان کی شکایت کیتھولکوں سے کریں گے کہ یہ لوگ لوگوں کے اداروں کو خاطر میں نہیں لاتے؛ یعنی یہ کہ وہ سبت کی پاسداری کرتے ہیں اور اتوار کو نظر انداز کرتے ہیں۔ سپالڈنگ اور میگن، 1، 2۔

ہم اس عبارت پر پہلے بھی بحث کر چکے ہیں، اور اس دوران یہ واضح کیا تھا کہ "محض نام کی کلیسیا" اور "محض نام کا ایڈونٹسٹ" کی اصطلاحات جب سسٹر وائٹ نے یہ الفاظ قلم بند کیے تھے، تو ان کے معنی اور اطلاق مختلف ہوتے تھے۔ تاہم انبیاء نے اپنی تاریخ کے مقابلے میں آخری دنوں کے لیے زیادہ کلام کیا، لہذا اس عبارت میں آخری دنوں کی محض نام کی کلیسیا سے مراد مرتد پروٹسٹنٹ ازم ہوگی۔ لفظ "nominal" کا مطلب "صرف نام کا" ہے۔

نام نہاد پروٹسٹنٹ کلیسیا نے 1844 میں روم کے خلاف احتجاج کرنا چھوڑ دیا، جب انہوں نے ایمان کے ذریعے قدس الاقداس میں داخل ہونے کے خلاف بغاوت کی، جہاں وہ سمجھ سکتے تھے کہ ساتویں دن کا سبت عبادت کا صحیح دن ہے۔ اس کے بجائے انہوں نے سورج کی عبادت برقرار رکھی، جو کیتھولکیت کی علامت ہے۔ اگر آپ نے اس کے اختیار کی علامت قبول کر لی ہے تو روم کے خلاف "احتجاج" کرنا—جو لفظ "Protestant" کی واحد تعریف ہے—ناممکن ہے؛ کیونکہ رومی کلیسیا بارہا اسی کو اس بات کی دلیل کے طور پر پیش کرتا آیا ہے کہ اسے بائبل میں عبادت کے دن کو ساتویں دن کے سبت سے اتوار میں تبدیل کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

"نام نہاد ایڈونٹسٹ" وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو "سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ" کہتے ہیں، لیکن انہیں "یہوداہ" کے طور پر بھی شناخت کیا جاتا ہے، جو ایسے شاگرد کی علامت ہے جس نے اپنے اقرار ایمان سے غداری کی ہو۔ نام نہاد سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا "مقدسین" سے نفرت کرے گی اور وہ مقدسین پھر "غیر معروف لوگ" ہوں گے۔ وہ ان غیر معروف مقدسین سے "سبت کی وجہ سے" نفرت کرتے ہیں—ایسی سچائی جس کی وہ "تردید" نہیں کر سکتے۔ سسٹر وائٹ کی تاریخ میں سبت کی سچائی ساتویں دن کا سبت تھا، لیکن وہ آخری ایام کی سبت کی سچائی کی تمثیل ہے، جس کی تردید نہیں کی جا سکتی، اور یہی وہ عقیدہ ہے جسے لاودکیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ ازم نے 1863 میں اپنی بغاوت میں سب سے پہلے رد کیا تھا۔ وہ عقیدہ پہلی بنیادی سچائی تھی جسے ولیم ملرنے دریافت کیا تھا، اور وہ ایڈونٹسٹ ازم کی ان بنیادی سچائیوں کی نمائندگی کرتا ہے جن پر چلنے سے نام نہاد ایڈونٹسٹ انکار کرتے ہیں، جیسا کہ یرمیاہ کے "پرانے راستوں" سے ظاہر ہے۔ وہ سبت کی سچائی احبار باب چھبیس کے "سات وقت" ہے۔

حقیقی پروٹسٹنٹ ازم کی وہ لکیر، جو فلاڈیلفیا اور سمیرنا پر مشتمل ہے، اُن لوگوں کے ہاتھوں دغا دی جاتی ہے جنہیں یہوداہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہوداہ نے یسوع کے ساتھ تین بار غداری کرنے کا عہد کیا تھا، یوں ایک تدریجی غداری کی نشاندہی ہوتی ہے جو صلیب سے پہلے جاری رہی اور اسی پر اختتام پذیر ہوئی۔ دانی ایل باب گپارہ کی آیت سولہ اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتی ہے، جس کی مثال صلیب سے دی گئی تھی۔ لہذا آیت سولہ کے اتوار کے قانون تک پہنچانے والی آیات میں—جو کہ آیت اکتالیس میں مذکور اتوار کے قانون ہی کے برابر ہے—آخری ایام کے مقدسین پر تین مرحلوں میں غداری

مسلط کی جاتی ہے۔ یہ غداری اس مدت میں رونما ہوتی ہے جب خداوند آخری ایام کے اپنے علم کو دوسری بار جمع کر رہا ہے۔

اور اُس دن یسی کی ایک جڑ ہوگی جو قوموں کے لیے ایک علم کے طور پر قائم ہوگی؛ غیر قومیں اس کی طرف رجوع کریں گی، اور اس کی آرام گاہ جلالی ہوگی۔ اور اُس دن ایسا ہوگا کہ خداوند پھر دوسری بار اپنا ہاتھ بڑھائے گا تاکہ اپنے لوگوں کے بچے ہوئے حصے کو، جو باقی رہ گئے ہوں گے، واپس لے آئے: اشور سے، اور مصر سے، اور فتروس سے، اور کوش سے، اور عیلام سے، اور سنعار سے، اور حمات سے، اور سمندر کے جزیروں سے۔ اور وہ قوموں کے لیے ایک علم قائم کرے گا، اور اسرائیل کے نکالے ہوئے لوگوں کو جمع کرے گا، اور یہوداہ کے پراگندہ لوگوں کو زمین کے چاروں کونوں سے اکٹھا کرے گا۔ اور افرائیم کی حسد بھی جاتی رہے گی، اور یہوداہ کے مخالفین کاٹ ڈالے جائیں گے؛ افرائیم یہوداہ سے حسد نہ کرے گا اور یہوداہ افرائیم کو نہ ستائے گا۔ بلکہ وہ فلسطیوں کے کندھوں پر مغرب کی طرف جھپٹیں گے؛ وہ سب مل کر مشرق والوں کو لوٹیں گے؛ وہ ادم اور موآب پر اپنا ہاتھ ڈالیں گے، اور بنی عمون ان کے فرمانبردار ہوں گے۔ اشعیاہ 14:11-14۔

اشعیا اس عبارت کا تاریخی پس منظر دسویں آیت میں "اُس دن" کے فقرے کے ذریعے متعین کرتا ہے۔ چنانچہ وہ "دن" دسویں آیت سے پہلے والی آیات میں شناخت کیا گیا ہے۔ جب ہم اس خاص نبوی بیانیے کا سراغ اُس حوالے تک لگاتے ہیں جو ہمیں یہ معلوم کرنے دیتا ہے کہ "وہ دن" کب ہے، تو ہم باب دس کی پہلی آیت تک پہنچتے ہیں۔

خرابی اُن پر جو ناراست فرامین صادر کرتے ہیں اور ظلم لکھتے ہیں جسے انہوں نے مقرر کیا ہے۔ اشعیا 10:1۔

سسٹر وائٹ اس آیت کے "ناعادلانہ حکم" کو جلد آنے والے اتوار کے قانون کے طور پر قرار دیتی ہیں:

ایک بت پرستانہ سبت قائم کر دیا گیا ہے، جیسے دورا کے میدان میں سنہری مورت قائم کی گئی تھی۔ اور جیسے نبوکدنصر، بابل کے بادشاہ، نے یہ فرمان جاری کیا تھا کہ جو کوئی اس مورت کے آگے جھک کر اس کی عبادت نہ کرے اسے قتل کیا جائے، اسی طرح اعلان کیا جائے گا کہ جو کوئی اتوار کی رسم کا احترام نہ کرے اسے قید اور موت کی سزا دی جائے گی۔ یوں خداوند کے سبت کو پاؤں تلے روند دیا جاتا ہے۔ لیکن خداوند نے فرمایا ہے، 'افسوس اُن پر جو ناراست فرمان جاری کرتے ہیں، اور وہ سختی لکھتے ہیں جسے انہوں نے مقرر کیا ہے' [اشعیا 10:1]۔ [صفیہاہ 18:1-14] Manuscript Releases, volume 14, 92

خداوند کے اپنی قوم کو دوسری بار جمع کرنے کا سیاق و سباق قریب آتے ہوئے اتوار کے قانون کے بحران کی تاریخ میں رکھا گیا ہے، کیونکہ باب دس کی آیت بارہ میں یسعیاہ بیان کرتا ہے کہ خداوند اپنی قوم کے درمیان ایک کام مکمل کرتا ہے اس سے پہلے کہ وہ ناروا فرمان، جو کہ اتوار کا قانون ہے، کے وقت اپنا فیصلہ نافذ کرے۔

پس یوں ہوگا کہ جب خداوند کوہ صیون اور یروشلم پر اپنا سارا کام پورا کر چکا ہوگا، تو میں اسور کے بادشاہ کے پُرعزور دل کے پھل کو اور اس کی بلند بینی کی شوکت کو سزا دوں گا۔ اشعیاہ 10:12۔

وہ "کام جو صیون اور یروشلم پر" ہے، جسے خداوند "انجام دیتا" ہے اس سے پہلے کہ پاپائیت کی سزا اتوار کے قانون کے نفاذ پر شروع ہو، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی ہے۔ حزقی ایل باب نو میں، کاتب کی دوات والا شخص یروشلم میں سے گزرتا ہے اور اُن پر نشان لگاتا ہے جو اُن مکروہات کے سبب آپس بھرتے اور فریاد کرتے ہیں جو ملک میں اور کلیسیا میں کی جاتی ہیں۔ اس کام میں یہ عمل بھی شامل ہے کہ خداوند دوسری بار اسرائیل کے نکالے ہوئے لوگوں کو جمع کرے۔ وہ انہیں زمین کے چاروں کونوں سے اکٹھا کرتا ہے، اور "زمین کے چار کونے" کی نمائندگی آٹھ جغرافیائی خطوں سے کی جاتی ہے۔ آٹھ،

درندہ کی شبیہ کی آزمائش کے عمل کی علامت ہے، یوں یہ واضح ہوتا ہے کہ جو علم بننے والے ہیں اُن کی آخری جمع آوری اس مدت میں واقع ہوتی ہے جب زمین پر درندہ کی شبیہ کی آزمائش انجام دی جا رہی ہوتی ہے۔

وہ وحدت جس کی نمائندگی "افرائیم" کے "یہوداہ پر حسد نہ کرنے" اور "یہوداہ" کے "افرائیم کو تنگ نہ کرنے" سے ہوتی ہے، اُس وقت واقع ہوتی ہے جب یہوداہ کے مخالفین کاٹ دیے جاتے ہیں۔ نبوتی طور پر، سابق عہد کے لوگ، جن کی نمائندگی جوڈاس، یا شیطان کا کنیسہ، یا استہزا کرنے والوں کی جماعت، یا ملرائٹ تاریخ کے پروٹسٹنٹ، یا مسیح کی تاریخ کے یہودی کرتے ہیں، پہلی مایوسی پر "کاٹ دیے جاتے ہیں"۔ جب یرمیاہ اسی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے، اسے یہ ہدایت دی گئی کہ وہ کبھی بھی استہزا کرنے والوں کی جماعت میں واپس نہ جائے، اگرچہ وہ لوگ توبہ کرنے کا انتخاب کریں تو وہ اُس کے پاس واپس آ سکتے ہیں۔

18 جولائی 2020 سے لے کر اتوار کے قانون تک خداوند اپنے آخری زمانے کے لوگوں کو دوسری بار جمع کرتا ہے۔ وہ انہیں دنیا بھر سے جمع کرتا ہے، اس عرصے میں جب وہ یہوداہ اور یروشلم میں اپنا پورا کام مکمل کر رہا ہے۔ اس مہر بندی کے وقت میں، خدا کے آخری زمانے کے لوگ غیر نمایاں ہوں گے، لیکن اس کے باوجود انہیں ایک تین طرفہ اتحاد کا سامنا ہوگا جو ان کے کام کی مخالفت کرتا ہے۔

کیتھولکیت ثلاثی اتحاد کا درندہ ہے، اور اس کی بیٹیوں میں سے ایک وہ طبقہ ہے جسے سسٹر وائٹ نام نہاد کلیسیا کے طور پر شناخت کرتی ہیں۔ وہ جھوٹے نبی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ نام نہاد لاودکیائی ایڈونٹسٹ، جن کی نمائندگی یہوداہ کرتا ہے، اس تمثیل میں اڑدہا ہیں۔ 1863 کی بغاوت کی نظیر پہلی قادش میں قدیم اسرائیل کی بغاوت تھی، جب انہوں نے یسوع اور کالب کے پیغام کو رد کر کے مصر لوٹ جانے کا فیصلہ کیا۔ مصر اڑدہا کی علامت ہے۔

اے ابن آدم، اپنا رخ مصر کے بادشاہ فرعون کے خلاف کر، اور اُس کے خلاف، بلکہ سارے مصر کے خلاف نبوت کر: کلام کر اور کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: دیکھ، اے مصر کے بادشاہ فرعون، میرے تیرے خلاف ہوں، اے عظیم اڑدہا، جو اپنے دریاؤں کے درمیان لیٹا رہتا ہے، جس نے کہا ہے، میرا دریا میرا اپنا ہے، اور میں نے اُسے اپنے لیے بنایا ہے۔ حزقی ایل 2:29، 3۔

قادش میں بغاوت ایک ایسے سلسلہ آزمائش کی دسویں آزمائش تھی جس کے نتیجے میں مصر سے نکالے گئے برگزیدہ لوگوں کی نامنظوری اور موت واقع ہوئی، اور یہ اس سلسلہ آزمائش کی آخری آزمائش کا نمونہ بھی تھی جو فلاڈیلفیائی ملیرائٹ ایڈونٹزم پر 22 اکتوبر 1844 کو آئی اور 1863 کی بغاوت پر ختم ہوئی۔ قدیم اسرائیل کی تاریخ کے بالکل آخر میں یہودیوں نے پکارا، "اسے دور کرو، اسے دور کرو، اسے مصلوب کرو۔" پپلاطس نے ان سے کہا، "کیا میں تمہارے بادشاہ کو مصلوب کروں؟" سردار کاہنوں نے جواب دیا، "ہمارا بادشاہ قیصر کے سوا کوئی نہیں۔" پہلی بغاوت میں بھی اور آخری بغاوت میں بھی پہلے عہد کے لوگوں نے اڑدہا کی علامت (مصر اور بت پرست روم) کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔

سی ل اوچ ہکال کی روا 'ےئگ ےید ٹاک' 'نیفل لاکم ےک ہادوہی' وک 2020 یئال وچ 18 ےنپا ےک ربم ایپ ےک دہ ےک اہت یقاب ہی فرص با۔ ایگ ایک میاق لکیہ اک رازہ اک خیرات ٹئارلم۔ ےئاج یک ریہطت یک لکیہ ےلہپ ےس ےنآکن اچا یم لکیہ 1844 لی رپا 19۔ اہت ایگ ایک میاق یم سرب سی لای ہچ کت 1844 ےس 1798 لکیہ ےسی ےک ناطیش ہو روا ےئگ ےید ٹاک ٹنٹسٹورپ رپ سی سویام یلہپ یک تقو سا۔ ےئگ ےن ہصح اک، یٹی ب کی یک مور، تعامج یک سولواو ےن اڑا قاذم ینعی 1844 ربوت کا 22 رک ےل ےس ےک ےہچ یپ ےک حسی م نام یلہا ےک ےلہپ ےس سا، ینپا ہو ےکات، اوہ ریذپ عوقو لمع کی اک ریہطت، ےت وہ لخاد یم سادق ال س دق

